سوال

میں نے اپنے خاوند کو بہت شدید ناراض کر دیا اور اسی حالت میں اس سے طلاق کا مطالبہ کیا اور ایسا کرنے کے لیے اسے مجبور کیا میں نے دروازہ بند کر کے اسے کہا تم اس وقت تک باہر نہیں نکل سکتے جب تک مجھے طلاق نہ دے دو، تو اس نے مجھے غصہ کی حالت میں طلاق دے دی لیکن اسے مجھے طلاق دینے کی نیت نہ تھی، میں اپنے اس فعل پر نادم ہوں کیا یہ طلاق واقع ہو چکی ہے یا نہیں ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور دورود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

غصہ کی حالت میں طلاق میں سے کچھ کا معاملہ ایسا ہے کہ یہ علماء کے اتفاق کے مطابق واقع نہیں ہوتی، اور کچھ طلاق ایسی بھی ہے جو واقع ہو جاتی ہے، اس میں غصہ کے درجہ کو مد نظر رکھا جائیگا

اس کی تفصیل سوال نمبر (22034) اور (45174) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے، آپ اس کا مطالعہ کریں

حاصل یہ ہے کہ جس غصہ سے انسان کی سمجھ اور ادراک ہی جاتا رہے اور وہ اپنے قول کو سمجھ نہ پائے تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی

اور اسی طرح شدید غصہ جو انسان کو طلاق پر آمادہ کرے کہ اگر وہ شخص غصہ میں نہ ہوتا اور اپنا اختیار رکھتا تو بیوی کو طلاق نہ دیتا، اس سے بھی راجح قول کے مطابق طلاق واقع نہیں ہوگی، اہل علم کی ایک جماعت نے اسے ہی اختیار کیا ہے، اس بنا پر جب آپ کے خاوند نے شدید غصہ کی حالت میں طلاق کے الفاظ بولے تو طلاق واقع نہیں ہوئی

دوم :

عورت کے لیے اپنے خاوند سے بغیر کسی سبب اور تنگی کے طلاق کا مطالبہ کرنا جائز نہیں، مثلا خاوند برا سلوک کرتا ہو اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے :

ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس عورت نے بھی بغیر کسی ضرورت و تنگی کے اپنے خاوند سے طلاق طلب کی اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے"

سنن ابوداود حدیث نمبر (2226) سنن ترمذی حدیث نمبر (1187) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2055) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح قرار دیا ہے

الباس : کا معنی شدت و تنگی اور ایسا سبب جس کی بنا پر طلاق طلب کی جا سکتی ہو

لیکن اگر عورت نے یہ کام شدید غصہ یا پریشانی کی حالت میں کیا ہے تو اسے اللہ تعالی سے توبہ و استغفار کرنی چاہیے، اور آئندہ ایسا مت کرے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

97641